

۲۔ رہزن اور چور دونوں موجب تشویش ہیں۔ مگر رہزن دن کو ٹوٹتا ہے اس لیے غیند میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ چور رات کو چوری کرتا ہے اور اس کے متعلق کھٹکات کی غیند حرام کر دیتا ہے۔

۳۔ انسان کو اطمینان و فراغ کی ضرورت سب سے بڑھ کر رات ہی کے وقت پیش آتی ہے، کیونکہ یہی سونے کا وقت ہے۔ رہزن نے دن کو دستِ تغلب طرز کیا اور رات کے لیے اطمینان بہم پہنچا دیا، لہذا مرزا کے نزدیک وہ دعا کا مستحق ٹھہرا۔

۴۔ پھر مرزا نے یہ پورا واقعہ ایسے انداز میں پیش کیا، گویا یہ ہو چکا ہے، یہ نہیں کہ ہونے والا ہے۔

۱۱۔ **تشریح :** اس شعر میں کلام کو جواہرات سے اور سخن گوئی کو کان کنی سے افضل و برتر قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کیا ہم شعر نہیں کہہ سکتے کہ جواہرات ڈھونڈتے پھریں؟ کیا ہمارے پاس جگہ نہیں جس کی کاوش سے اعلیٰ درجے کے اشعار نکال سکتے ہیں کہ کانیں کھودتے پھریں؟

۱۲۔ **تشریح :** آغا بیٹشک ایران میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں، مثلاً فریدیوں، جمشید، کچنر و، دارا گشتاسپ اور بہمن، مگر ان سب کو میرے بادشاہ سے، جو حضرت سلیمانؑ کا سار تہہ رکھتا ہے، کیا نسبت ہے؟

۱۔ **لغات :**
 پاؤں دھو کر پینا : دھوتا ہوں جب میں پینے کو، اس سیم تن کے پاؤں
 انتہائی تعظیم : رکھتا ہے، ضد سے، کھینچ کے باہر لگن کے پاؤں
 انتہائی فرمانبرداری : دی سادگی سے جان، پڑوں کوہ کن کے پاؤں
 اور انتہائی محبت : بیہات! کیوں نہ ٹوٹ گئے، پیر زن کے پاؤں
 کا ایک فعل ہے